حکم سے چلتے ہیں اور تمہارے لیے دریاؤں کو قابو میں کر دیا۔ اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو لگاتار چلا کر مسخر کر دیا اور تمہارے لیے رات اور دن کا نظام بنایا۔ اور تمہاری تقاضا کردہ سب اشیاء میں سے عطا کیا۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو، تو ان کی گنتی پوری نہ کر سکو گے؛ تاہم انسان یقیناً نہایت خطا کار اور بہت ناشکرا ہے۔"

اللہ عزوجل کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اسی نے تجربات ومشاہدات کے ذریعے دنیاوی اور سائنسی علوم بھی عطا فرمائے۔ دینی، دنیوی ہر دو اقسام میں غور وفکر اور تأمل وتدبر کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور علم کو ایک سے دوسرے تک پہنچانے کے لیے قلم کو ذریعہ بنا کر انسان کو وہ چیز سکھائی جسے وہ جانتا نہ تھا۔" [العلق ٥-٦]

یہ بات قرآن مجید سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ "غیب" سے متعلق حقائق انسانی تجربات ومشاہدات کی حدود سے باہر ہیں۔ یہ وہ علم ہے جو وحی والہام کے ذریعے انسانیت کی رشد وہدایت کے لیے نازل کیا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت نے دنیاوی طور پر تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لیکن علوم نبوت سے نابلد کافروں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿يعلمونَ ظٰهرًا مِن الحيوٰةِ الدنيا وهم عنِ الآخرةِ هم غٰفلونَ۞﴾ [الروم ٧] "وہ دنیاوی زندگی کے ظاہری علوم سے واقف ہیں؛ لیکن آخرت سے بالکل غافل ہیں۔" اہل اسلام کو ان کے علوم وتجربے سے مرعوب ہونے سے منع کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ فأعرِضْ عَن مَّن تولّٰى عن ذكرِنا ولم يُرِد إلا الحيٰوةَ الدنيا ۞ ذٰلكَ مبلغُهم مِن العلمِ إن ربَّكَ هو أعلمُ بِمَن ضلَّ عن سبيلهِ وهو أعلمُ بمنِ اهتدىٰ۞﴾ [النجم ٢٩-٣٠] "پس آپ ایسے لوگوں کی طرف بالکل دھیان نہ دیجیے جو ہماری نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں اور صرف دنیاوی زندگی کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہی دنیا ہی ان کے علم کی انتہا ہے، بیشک آپ کا رب ہی اس کی راہ ہدایت سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے اور اسی کے پاس ہدایت پانے والوں کا بھی پورا علم ہے۔"

قرآن مجید میں آسمانوں اور زمین کی وسعتوں کا مشاہدہ کرنے اور ان پر غور وفکر کر کے ان سے فوائد حاصل کرنے کی تلقین ہے۔ ہر چیز کا خالق ہی تمام باریکیوں سے واقف ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ کے فرامین صحیح سائنسی حقائق سے غیر متعلق نہیں ہوسکتے۔ عناصر کی شناخت، پانی کے اجزائے ترکیبی، ہوا کا وزن، روشنی کی رفتار اور سطح زمین کے طبقات سمیت تمام سائنسی علوم آسمان وزمین کی خلقت پر غور وفکر کے ثمرات ہیں۔ دینی وسائنسی دونوں علوم سے مزین علماء بھرپور انداز میں کتاب وسنت کے نصوص کو سائنسی حقائق سے ہم آہنگ ثابت کر رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے ڈاکٹر ذاکر نائیک حفظہ اللہ وغیرہ سے استفادہ کرنا چاہیے۔ جزاهم الله أحسن الجزاء

حکمتِ تعلیم قسط[۲]

تعلیم و آگہی

جناب عبداللہ ایوب

۱۱۔ بین الاقوامیت: Internationalzation

ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ نے فاصلوں کے تصور کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ ذرائع نشر و اشاعت کی بدولت اقوام عالم ایک دوسرے کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات سے بہت زیادہ باخبر رہنے لگی ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہو گیا ہے کہ قوم کے افراد میں عالمی معاملات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر کے عالمی قیادت کے لیے تیار کیا جائے۔ تعلیم کے ذریعے ہی فرد کو عالمی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور تعلیم ہی بین الاقوامی مفاہمت کو فروغ دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

۱۲۔ افرادی قوت کی فراہمی: Supply of Manpower

افرادی قوت کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں کلیدی کردار کرتی ہے۔ تعلیمی عمل کے ذریعے ہی ایسے باصلاحیت اور ہنرمند افراد تیار کیے جاتے ہیں، جو ملک کی ہمہ پہلو ترقی میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم کے ذمہ داروں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ باصلاحیت اور ہنرمند افراد پیدا کرے، تاکہ ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

۱۳۔ جمہوری اندازِ فکر: Democratic Outlook

علم، فرد کو معاشی حقوق و فرائض اور آداب و اطوار سے آگاہ کرتی ہے۔ اور اس میں جمہوری انداز فکر کی نشو و نما کرتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے ہی فرد احترام آدمیت اور دوسروں کی آراء کا احترام کرنا سیکھتا ہے۔

۱۴۔ نسل انسانی کی بقاء: Survival Human Race

تعلیم نسل انسانی کی بقاء اور ارتقاء کی بھی ذمہ دار ہے۔ جسمانی طور پر انسان کمزور ہے، وہ طاقت میں روئے زمین پر موجود اکثر جانداروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے عقل و دانش کی بدولت دنیا کی ہر قوت کی تسخیر کر لی ہے۔ آج کا جدید انسان علم و ہنر کی بدولت مادے سے بے بہا توانائی حاصل کر چکا ہے۔ اس نے مہلک بیماریوں کا علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور اپنے ماحول کو حیرت انگیز حد تک آرام دہ اور محفوظ بنا لیا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے بارے میں پُر اعتماد ہے۔ یہ تعلیم ہی ہے جس نے انسان کو نسل انسانی کی بقاء کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے کے قابل بنایا ہے۔

۱۵۔ ذریعہ معاش: Source Earning

تعلیم فرد کو معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے قابل بناتی ہے۔تعلیم فرد کو ایسے علوم وفنون سکھاتی ہے، جن کی مدد سے وہ اپنی روزی کمانے کے قابل ہو جاتا ہے۔تعلیم یافتہ افراد ہی ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان پڑھ اور غیر تربیت یافتہ افراد ملکی معیشت میں کوئی قابل ذکر کردار ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

۱۶۔ معاشرتی ماحول سے مطابقت: Social Adjustment

تعلیم فرد کو معاشرتی اقدار اور روایات سے آگاہ کر کے معاشرتی مطابقت کے قابل بناتی ہے۔جب فرد اپنے معاشرتی ماحول سے مطابقت پیدا کرتا ہے، تو معاشرے کا بہترین رکن بن جاتا ہے۔معاشرتی اقدار و روایات سے آگاہ فرد ہی معاشرتی استحکام اور خوشحالی کے لیے اپنا کردار مثبت طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔تعلیم معاشرتی استحکام کی ضمانت دیتی ہے۔اور یہی معاشرتی استحکام معاشرتی ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

۱۷۔ قومی یکجہتی: Naitonal Unity

تعلیم قومی اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے میں اہم کردار کرتی ہے۔قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے ضروری ہے کہ قوم کے افراد کے درمیان باہمی اتحاد و تعاون کی فضا قائم کی جائے۔اور یہ مقصد افراد کی تعلیم و تربیت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔تعلیم ہی مختلف ثقافتی اور تہذیبی گروہوں کے درمیان ذہنی ہم آہنگی پیدا کر کے انہیں ایک مضبوط قوم بناتی ہے۔

۱۸۔ تعصّبات کا خاتمہ:

تعلیم فرد کی ذہنی تربیت کر کے اس کی شخصیت میں شامل علاقائی، لسانی اور مذہبی تعصّبات ختم کر دیتی ہے۔تعلیم فرد میں ذہنی کشادگی اور وسعت نظری پیدا کرتی ہے۔تعصّبات ملکی استحکام کے لیے زہر ہوتے ہیں۔ان سے ملکی سالمیت اور بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے۔تعلیم ہی واحد آلہ ہے، جسے استعمال میں لا کر قوم کے درمیان مختلف قسم کے تعصّبات ختم کیے جاسکتے ہیں۔

اسلامی نظریہ تعلیم ISLAMIC CONCEPT OF EDUCATION

اسلام ایک مکمل منشورِ حیات ہے، جو زندگی کے تمام شعبوں میں انسانوں کی فکری و عمل راہنمائی کی صلاحیت سے لبریز ہے۔اس کی آفاقی تعلیمات نسل انسانی کو فلاح و بہبود اور سعادت مندی کا پیغام دیتی ہے۔بحیثیت ایک مکمل ضابطہ حیات کے اسلام کا اپنا ایک جداگانہ نظام تعلیم ہے۔جس کی اساس اسلامی فکر و فلسفہ پر ہے۔اسلامی نظام تعلیم، اسلامی اقدار و روایات اور